فتاویٰ قاضی خان

مفتی محمد ساجد میمن

(وہ کتابیں اپنے آباء کی......اس عنوان کے تحت اسلام کے مصادر و مراجع میں سے کسی ایک کتاب کا تفصیلی تعارف پیش کیا جاتا ہے، اس بار فقہ حنفی کی مشہور کتاب فتاویٰ قاضی خان کا تعارف نذرِ قارئین ہے)

کچھ مصنف کے بارے میں:......نام: حسن، کنیت: "ابو المفاخر" یا "ابو المحاسن"، لقب: "فخر الدین" اور "قاضی خان" ہے، مکمل سلسلہ نسب یہ ہے: حسن بن منصور بن شمس الائمہ محمود بن عبدالعزیز بن عبدالرزاق بن ابی نصر بن جعفر بن سلیمان اوزجندی فرغانی بخاری۔ (الطبقات السنیة، رقم الترجمة: ٢٤٢٠، مفتاح السعادة: ٢/٢٧٨، معجم المؤلفین: ١/٥٩٤، هدیة العارفین: ١/٢٥٥، رقم: ١٨٩٥)

قاضی خان سے مشہور ہونے کی وجہ:......قاضی خان کا لقب آپ کے ساتھ خاص ہے، کتب تراجم کے اندر آپ کا ذکر اسی لقب کے ساتھ کیا گیا ہے، جس کی بنا پر آپ اپنے اصل نام کے بجائے اپنے لقب سے مشہور ہیں اور اسی لقب کی مشہوری کی وجہ سے آپ کے فتاویٰ کو بھی "فتاویٰ قاضی خان" کہا جاتا ہے۔ اس لقب سے مشہور ہونے کی کیا وجہ ہے؟......کتب تراجم و تاریخ اس سے خاموش ہیں، البتہ ظاہری اسباب میں سے ایک سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ "منصبِ قضاء پر فائز ہونے کی بنا پر آپ کو قاضی خان کہا جاتا ہے۔"

ولادت باسعادت:......آپ کی ولادت "اُوزجند" میں ہوئی جو "فرغانہ" کا آخری شہر ہے۔ آپ کے تاریخ ولادت اور سن ولادت کے ذکر سے کتب تراجم ساکت ہیں البتہ آپ کے اساتذہ کی تاریخ وفات سے آپ کی تاریخ ولادت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ آپ کے ابتدائی اساتذہ میں شیخ ابراہیم صفار ہیں جن کا سن وفات ۵۳۴ھ ہے (دیکھیے: الفوائد البهیه: صفحہ ۷) اب اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ جس وقت علامہ قاضی خان نے شیخ صفار کی شاگردی اختیار کی اس وقت آپ کی عمر بیس سال کے اندر اندر ہوگی تو خود بخود نتیجہ سامنے آجائے گا کہ علامہ قاضی خان کی ولادت

چھٹی صدی ہجری کے دوسرے عشرے میں ہوئی ہوگی۔ واللہ اعلم

ابتدائی تعلیم وتربیت:...... علامہ قاضی خان کی ابتدائی تعلیم وتربیت کے تذکرے سے مؤرخین اور سیرت نگاروں نے صرف نظر کی ہے اوران کے ابتدائی حالات کا کوئی ذکر نہیں کیا، لیکن آپ کے خاندان کے افراد کو دیکھ کر اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کی تربیت خالص علمی ماحول میں ہوئی تھی، کیوں کہ آپ کا پورا خاندان علمی سلسلہ سے جڑا ہوا تھا اور ''ایں خانہ ہمہ آفتاب و ماہتاب است'' کا مصداق تھا، آپ کے والد ''منصور'' عالم اور ماہر قاضی تھے، آپ کے دادا شمس الائمہ محمود کا شمار بھی اپنے زمانہ کے نابغہ روزگار حضرات میں ہوتا تھا، آپ نے شمس الائمہ سرخسی کی شاگردی اختیار کی اوران سے خوب استفادہ کیا، جبکہ آپ کے پردادا ''عبدالعزیز بن عبدالرزاق'' بھی اپنے زمانہ کے مایہ ناز علماء میں شمار ہوتے تھے، آپ کے چھ صاحبزادگان تھے جو علوم نبوت سے آراستہ تھے۔

وفات:...... آپ کی وفات ۱۵ رمضان المبارک شب پیر کو ہوئی۔ سن وفات کی بابت مؤرخین میں اختلاف ہے۔ علامہ ذہبیؒ نے ۵۸۹ھ ذکر کیا ہے (سیر اعلام النبلاء: ۲۳۲/۲۱)۔ جب کہ دیگر تمام سیرت نگاروں نے سن وفات ۵۹۲ھ ذکر کیا ہے۔ قضاء سبعہ کے پہلو میں آپ کی تدفین کی گئی۔ (الجواهر المضية: ۲۰۵/۱، الطبقات السنية: ۱۱۷/۳، رقم: ۷۲۵، الفوائد البهية: ٦٥، تاج التراجم: ۸۲، رقم: ۸۹، حدائق حنفيه: ۲۵۸)

اساتذہ وہم عصر علماء:...... قاضی خانؒ کے علمی اسفار اور دیگر حالات سے بھی مورخین اور سیرت نگاروں نے سکوت کیا ہے اوران کے بارے میں کوئی خاص تفصیل ذکر نہیں کی، نہ ان کے مشائخ واساتذہ کا تذکرہ کیا ہے لیکن تاریخ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ قاضی خانؒ کے ہم عصر علماء میں اپنے زمانہ کے نابغہ روزگار علماء ومجتہدین شامل ہیں، جن میں بعض حضرات کا تعلق فقہاء کے طبقہ ثالث سے ہے، جبکہ اکثر حضرات کا تعلق طبقہ رابع اور خامس سے ہے۔ ذیل میں قاضی خانؒ کے بعض اساتذہ وہم عصر علماء کے اسمائے گرامی پیش ہیں، جن سے بخوبی قاضی خانؒ کی جلالت شان کا اندازہ لگایا جاسکے گا کہ ان اساطین علم وفقہ کے درمیان آپ نے اپنی عظمت کا لوہا منوایا۔

اساتذہ:...... (۱)...... رکن الاسلام ابواسحاق ابراہیم بن اسماعیل الزاہد المعروف بالصفار (م ۵۴۳ھ)

(۲)...... شمس الائمہ محمود اوز جندی (علامہ قاضی خانؒ کے دادا)

(۳)...... ظہیر الدین حسن بن علی ظہیر الدین الکبیر مرغینانی

(۴)...... نظام الدین ابرہیم بن علی مرغینانی

معاصرین:......

(۱)...... صدر الشہید عمر بن عبدالعزیز بن مازہ (م ۵۳٦ھ)

(۲)...... طاہر بن احمد بن عبدالرشید بخاری (م ۵۴۲ھ) صاحب خلاصۃ الفتاویٰ

(۳)......ابوبکر علاء الدین محمد بن احمد سمرقندی (م ۵۵۲ھ) صاحب تحفۃ الفقہاء

(۴)......ملک العلماء ابوبکر بن مسعود بن احمد کاسانی (م ۵۸۷ھ) صاحب بدائع الصنائع

(۵)......علی بن ابی بکر فرغانی مرغینانی (م ۵۹۳ھ) صاحب الہدایہ

(۶)......برہان الدین محمود بن احمد (م ۶۱۶ھ) صاحب المحیط البرہانی

تلامذہ:......قاضی خانؒ نے علوم دینیہ کی تعلیم و تکمیل کے بعد درس و تدریس اور فتویٰ نویسی کی خدمت انجام دینا شروع کی، اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو شہرت سے نوازا اور آپ کے حلقہ درس میں ایک جم غفیر شرکت کر کے استفادہ کرتا تھا۔ ذیل میں چند تلامذہ کے اسماء پیش ہیں:

(۱)......صاحب خلاصۃ الفتاویٰ طاہر بن احمد عبدالرشید (م ۵۴۲ھ) آپ رشتہ میں قاضی خانؒ کے بھتیجے اور صاحب ہدایہ کے سگے بھانجے تھے۔

(۲)......عبیداللہ بن ابراہیم بن احمد، معروف بأبی حنیفۃ الثانی (م ۶۳۰ھ)

(۳)......یوسف بن احمد الخاصی

(۴)......ابوالمحامد محمود بن احمد بن عبدالسید حصیری

(۵)......شمس الائمہ محمد بن عبدالستار کردری (م ۶۴۲ھ)

(۶)......صاحب المحیط البرہانی کے صاحبزادے صدر الاسلام طاہر بن برہان الدین

(۷)......نجم الائمہ الحکیمی

قاضی خانؒ کا علمی مقام:......قاضی خانؒ کا علمی مقام بیان کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ طبقات فقہاء کی معرفت کی اہمیت کو بیان کر دیا جائے۔ علامہ عبدالحئی لکھنوی لکھتے ہیں:

"وھذا الأمر لا بد للمفتي من معرفته لینزل الناس منازلھم، و یضعھم في مواضعھم، فإن مَن لا یعرف مراتب الفقھاء و درجاتھم یقع في الخبط بتقدیم من لا یستحق التقدیم، و تأخیر من یلیق بالتقدیم، و کم من عالم من علماء زماننا ومن قبلنا لم یعلم بطبقات فقھاء نا، فرجح أقوال من ھو أدنی، و ھجر تصریحات من ھو أعلی". (النافع الصغیر: ۵)

یعنی "مفتی کے لیے طبقات کی معرفت ضروری ہے تا کہ ہر فقیہ کا درجہ معلوم ہو، اس لیے کہ جو شخص طبقات فقہاء کی معرفت نہیں رکھتا تو اس بات کا قوی اندیشہ ہے کہ وہ مقدم کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم کر دے گا، کتنے ہی علماء نے اس وجہ سے کہ وہ طبقات کی معرفت نہیں رکھتے تھے، ادنیٰ کے اقوال کو اعلیٰ کے اقوال پر ترجیح دی"۔

محقق ابن کمال پاشاؒ (م ۹۴۰ھ)، طاش کبریٰ زادہؒ (م ۹۶۸ھ)، علامہ شامیؒ (۱۲۵۲ھ) اور علامہ عبدالحئی لکھنویؒ نے

قاضی خانؒ کو طبقہ ثالث" طبقة المجتهدين في المسائل "میں شمار کیا ہے، جو ان میں مسائل میں اجتہاد کر کے احکام بیان کرتے ہیں جن میں امام صاحب اور ان کے تلامذہ سے کوئی روایت نہیں ہوتی۔ اس طبقہ میں امام خصافؒ، امام طحاویؒ، شمس الائمہ حلوائیؒ، شمس الائمہ سرخسیؒ، ابوالحسن کرخیؒ اور فخر الاسلام بزدویؒ جیسے حضرات شامل ہیں۔

قاضی خانؒ، اہل علم کی نظر میں:...... علامہ قاضی خانؒ کو اللہ تعالیٰ نے فقہاء میں ایک خاص علمی مقام سے نوازا تھا، جس کی بنا پر ہر زمانہ میں اہل علم نے آپ کی توثیق وتحسین کی ہے، علامہ حصیریؒ نے آپ کا تذکرہ درج ذیل الفاظ میں کیا ہے:

"قال مولانا و سيدنا القاضي الإمام الأجل الأستاذ قاضي القضاة فخر الملة والدين ركن الإسلام والمسلمين ،بقية السلف ،أستاذ الخلف ،مفتي الشرق والصين، أبو المفاخر الحسن بن منصور بن محمود بن عبد العزيز متّع الله الإسلام والمسلمين بطول بقائه".(الطبقات السنية :رقم الترجمة: ٢٤٢٠)

کمال الدین بن الفوطی شیبانیؒ لکھتے ہیں:

"من القضاة الفضلاء والرواة النبلاء ".(تلخيص مجمع الآداب :١٥٣/٢)

ابن عماد حنبلی "شذرات الذہب" میں لکھتے ہیں:

"الإمام الكبير بقية السلف مفتي الشرق من طبقة المجتهدين في المسائل ".(٣٠٨/٤)

علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں:

"قاضی خان کا مرتبہ صاحب ہدایہ سے بلند ہے، علامہ قاسم بن قطلو بغا نے کتاب الترجیح والتصحیح میں لکھا ہے کہ قاضی خان ہدایہ کے شیوخ میں ہیں اور جلیل القدر علماء میں سے ہیں"۔

(انوار الباری: ۱۵۶/۵)

قاضی خانؒ کی تصحیح، معتبر ومقدم:...... علامہ قاضی خانؒ کی جلالت شان وعظمت مرتبت کی بناء پر تمام کتب فقہ کے مؤلفین، شارحین اور اصحاب فتاویٰ نے مختلف مسائل کے ذیل میں علامہ قاضی خانؒ کے اقوال کو نقل کیا ہے اور جن مسائل کو قاضی خانؒ نے ترجیح دی ہے، ان کی ترجیح کو دیگر اقوال وآراء پر مقدم کیا ہے اور اس پر اعتماد کیا ہے، ذیل میں قاضی خانؒ کی تصحیح وترجیح پر دلالت کرتی چند عبارات پیش ہیں:

علامہ شامیؒ فرماتے ہیں:

"لا يعدل عن تصحيح قاضي خان ؛ فإنه فقيه النفس".(شامى : ٤/ ٥١٣).

علامہ قاسم ابن قطلو بغا فرماتے ہیں:

”هـذا مـا تيسّـر لـي عـلـى مختصر القدوري مع زيادات نص على تصحيحها القاضي الإمام فـخـر الـديـن قـاضـي خـان فـي فتـاواه؛ فإنه من أحق أن يعتمد على تصحيحه “.(تصحيح القدوري(مخطوط)،بحواله شرح الزيادات لقاضي خان: ١/٨٦)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

”ما يصححه قاضي خان مقدّم على تصحيح غيره ،لأنه فقيه النفس“.(النافع الكبير:١٣)

مظفر الدین ابن ساعاتیؒ شرح مجمع البحرین میں رقم طراز ہیں:

”......والأصـح مـن الرواية ما نصّ عليه قاضي خان رحمه الله في شرح الجامع الصغير: أن الفرض هو مسح ما يلاقي البشرة من الوجه . . . “.(١/٥٦)

البحر الرائق میں علامہ ابن نجیمؒ نے بھی یہی بات کوذکر کی ہے۔(البحر الرائق:١/١٦، کتاب الطہارۃ)

علامہ شامیؒ لکھتے ہیں:

”ولِن كـان كـل مـنـهـمـا بـلـفـظ الأصح أو الصحيح ، فلا شبهة في أنى يتخير بينهما إذا كان الإمـامان المصححان في رتبة واحدة ، أما لو كان أحدهما أعلم فإنه يختار تصحيحه، كما لو كـان أحـدهـمـا في ”الخانية “ والآخر في ” البزازية “ مثلاً،فإن تصحيح قاضي خان أقوى،فقد قال العلامة قاسم:إن قاضي خان من أحق من يعتمد على تصحيحه“.(شرح عقود: ١٥٤)

فتاویٰ شامی میں کئی مقامات پر خاتمۃ المحققین علامہ شامیؒ نے علامہ قاضی خانؒ کی رائے کو ترجیح دی ہے، ذیل میں چند مثالیں پیش ہیں:

(١)......قـال نـوح آفـنـدي: و صـحـح الزيلعي الثاني والإعتماد على تصحيح قاضيخان أولى، ولهذا اختاره المصنف يعني صاحب الدرر...(١/ ٦٠٥ ،مطلب فيما لو أتى بالركوع والسجود)

(٢)......قـلـت: عبارة الحاوي القدسي لا تعارض عبارة غيره؛ فإنّ قاضيخان من أهل الترجيح ، فإنّ من عادته تقديم الأظهر والأشهر(٢/ ٣٣٤،باب العشر)

(٣)......”وقول الشارح أول الباب خلافًا للخانية،تبع فيه قول البحر،وإن صرّح قاضي خان بخلافه، ولـم يـظـهـر لـي وجه ترجيح التصحيح الأول على الثاني مع أنهم قالوا: إن قاضي خان من أجلّ من يُعتمد على تصحيحه“.(شامی :٢/٥٦٥ ،مطلب:تستعمل على في الاستعلاء واللزوم حقيقة)

(٤)......”وفـي حـاشيتـه لـلـرمـلـي بـعد كلام نقله عن ” الخانية“. . . و قد ذكر المسألة في جواهر الـفتاوى ، وذكر فيها اختلافاً كثيرا واختلاف تصحيح،ولكن عليك بما في الخانية ؛ فإن قاضي خان من

أهل التصحيح والترجيح".(٢٧٩/٥،مطلب : قاضيخان من أهل التصحيح والترجيح)

(۵)......"لا يعدل عن تصحيح قاضي خان ؛ فإنه فقيه النفس".(شامی ، کتاب الهبة: ٥/ ٦٩٥).

(٦)......" فقد علمت أن "الهداية" و"الجوهرة"على تصحيح عدم جواز قبض من يعوله مع عدم غيبة الأب، وبه جزم صاحب " البدائع"،وقاضي خان وغيره من أصحاب الفتاوى صحّحوا خلافه ،وكن على ذكر مما قالوا: لا يعدل عن تصحيح قاضي خان ؛فإنه فقيه النفس ، ولا سيما وفيه هنا نفع للصغير؛فتأمل عند الفتوى".(٦٩٦/٥، كتاب الهبة)

یہ چند مثالیں ہیں جن سے صرف اس بات کو ثابت کرنا مقصد ہے کہ علامہ شامی نے کئی مقامات پر قاضی خان ؒ کی رائے اور تصحیح کو ترجیح دی ہے۔علامہ شامیؒ کے علاوہ دیگر حضرات مثلاً ابن الہمام نے فتح القدیر میں،ابن نجیم نے البحر الرائق میں،فتاویٰ تاتارخانیہ،شروحات ہدایہ وغیرہ میں کئی مواقع پر علامہ قاضی خان کی تصحیح وترجیح کا ذکر کیا گیا ہے۔

☆......☆......☆

آثارعلمیہ:......آپ نے فقہ حنفی میں درج ذیل تصنیفات لکھی ہیں:

(١)...... فتاویٰ قاضی خان (٢)......شرح الجامع الصغير(٣)...... شرح الجامع الكبير(٤)...... شرح الزيادات (٥)......شرح ادب القاضی للخصاف(٦)...... الأمالي في الفقه (٧)...... المحاضر (٨)......الواقعات(٩)...... فوائد الإمام قاضيخان(١٠)...... رسم المفتي/ عمدة المفتي(١١)...... آداب الفضلاء (١٢)...... الإصلاح شرح الإيضاح(١٣)...... خزانة الروايات.

زیرتعارف کتاب"فتاویٰ قاضی خان":......اس وقت ہمارے زیرتعارف آپ کے مشہور فتاویٰ ہیں، جو"فتاویٰ قاضی خان"اور"فتاویٰ خانیہ" کے نام سے مشہور ہیں، جسے حنفیہ کے ہاں مرجع کی حیثیت حاصل ہے۔حاجی خلیفہ کشف الظنون میں لکھتے ہیں:

"...... هي مشهورة مقبولة معمول بهامتداولة بين أيدي العلماء والفقهاء ، وكانت هي نصب عين من تصدر للحكم والإفتاء ".(۱۲۲۷/۲،رقم:۹۲۰۶)

اسلوب وانداز:......فتاویٰ میں قاضی خانؒ نے نہایت آسان اور سہل اسلوب اپنایا ہے۔آپ کثرت سے اقوال ذکر نہیں کرتے ،بل کہ کسی بھی مسئلہ میں فقہاء کے اقوال، کثرت سے ذکر کرنے کی بجائے صرف ایک یا دو قول ذکر کرتے ہیں اور جو قول راجح اور مفتی بہ ہو،اس کو مقدم ذکر کرتے ہیں۔جس کی بنا پر اس کتاب سے استفادہ نہایت آسان ہے۔ کتاب کے اسلوب وانداز کو بیان کرتے ہوئے،خود مؤلف فرماتے ہیں:

". . . ذكرتُ في هذا الكتاب من المسائل التي يغلب وقوعها وتمس الحاجة إليها،و تدور

عليها واقعات الأمة ،و يقتصر عليها رغبات الفقهاء والأئمة، وهي أنواع وأقسام: فمنها ما هي مروية عن أصحابنا المتقدمين، ومنها ما هي منقولة عن المشائخ المتأخرين رضوان الله عليهم أجمعين، ورتّبته ترتيب الكتب المعرفة.وجعلتُ لكل جنسٍ فصلاً، و بيّنتُ لكل فرع أصلاً ،وفيما كثُرَت فيه الأقاويل من المتأخرين اقتصرت فيه على قول أو قولين، وقدمتُ ما هو الأظهر وافتتحتُ بما هو الأشهر، إجابةً للطالبين و تيسيراً على الراغبين و على الله توكلتُ فيما تمنّيت ،واستعصمته عن الخطإ فيما نويتُ ، وهي حسبي و نعم الوكيل ، وعليه أتوكّل و به أستعين". (فتاوىٰ قاضي خان على هامش الهندية: ۱/۲)

علامہ قاضی خان کے اسی اسلوب وانداز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے علامہ شامیؒ فرماتے ہیں:

"أشار بذلك تبعا لمتن الملتقى إلى اعتماد قول أبي يوسف ولا قدمه قاضيخان وقد أخّره في الهداية مع دليله و عادته تأخير المختار عنده على عكس عادة قاضيخان وصاحب الملتقى فافهم.(۲/۲۷۰، فرع للوكيل يدفع الزكاة أن يؤكل غيره بلا إذن)

مصادر ومراجع:......علامہ قاضی خانؒ کی نظر نہایت وسیع تھی، اپنے زمانہ میں موجود تمام کتب فقہ کا بنظر غائر مطالعہ کیا تھا، لہٰذا اپنی تصنیفات وتالیفات میں بھی ان تمام کتابوں کی طرف مراجعت کا اہتمام کرتے تھے، بوقتِ تالیفِ فتاویٰ جو کتب موجود تھی آپ نے ان سے استفادہ کیا ہے، تحقیق وتلاش کے بعد درج ذیل مراجع کے نام سامنے آئے:

(۱)......مبسوط(۲)...... الجامع الصغير(۳)...... الجامع الكبير(٤)السير الكبير(٥)...... السير الصغير(٦)...... الزيادات (۷)......الرقيات(۸)......إمالی ابی يوسف (۹)...... إمالی امام محمد (۱۰)......النوادر(۱۱)...... شرح الجامع الصغير للطحاوی(۱۲)...... شرح السير الكبير شمس الائمة سرخسی (۱۳)...... الواقعات للناطفي(۱٤)...... مختصر (تعیین نہیں کہ مختصر الطحاوی مراد ہے یا مختصر القدوری یا مختصر للحاکم الشہید)(۱٥)...... المنتقى للحاكم الشهيد (١٦)...... النوازل لأبی الليث

کئی مواقع پر آپ نے مختلف فقہاء وائمہ کے حوالے سے مختلف مسائل نقل کیے ہیں، لیکن مراجع کی تعیین کی نہیں کی، ایسے مقامات اور مواقع بکثرت ہیں۔

کتاب کا انداز:......ابتداء میں مختصر سا مقدمہ ہے، جس میں کتاب کے اسلوب وانداز کا بیان ہے، اس کے بعد "فصل في رسم المفتي" کے عنوان کے تحت مختصراً آدابِ افتاء کا ذکر ہے۔ اس کے بعد کتاب کا آغاز ہے، ابواب و کتب کی ترتیب عام کتب فقہ کی طرح ہے، کتاب الطہارۃ سے آغاز اور کتاب الحجر پر اختتام......سب سے پہلے کتاب کا عنوان کا قائم کرتے ہیں اور اس کے تحت "فصل" کا عنوان قائم کرکے متعلقہ مسائل ذکر کرتے ہیں، مثلاً: کتاب

الطهارة وفيه فصول ...... فصل في الطهارة بالماء ...... فصل في الماء الراكد...... فصل في البئر. . . الخ

☆......☆......☆

مطبوعہ ایڈیشن:......اس وقت ہمارے پیشِ نظر کتاب کے تین ایڈیشن ہیں:

(۱)......فتاویٰ عالمگیریہ کے ابتدائی تین جلدوں کے حاشیہ پر شائع شدہ نسخہ، جسے مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ نے شائع کیا ہے۔ لیتھوٹائپ پر شائع ہوا ہے اور ہر جلد کے اختتام پر متعلقہ ابواب کی فہرست بھی موجود ہے۔

(۲)......مکتبہ اشرفیہ کوئٹہ سے بڑے سائز کی دو جلدوں میں شائع شدہ نسخہ، ہاتھ کی کتابت ہے، البتہ نہ فہرست ہے نہ ہی کوئی ترتیب و انداز، پرانے انداز میں ہی شائع کیا گیا ہے۔

(۳)......قدیمی کتب خانہ کراچی کا شائع کردہ نسخہ۔ یہ نسخہ سابقہ دونوں نسخوں کے مقابلے میں عمدہ و بہترین ہے۔ کمپیوٹر کتابت، ہر باب کی نئے صفحہ سے ابتدا، عمدہ اور واضح عنوانات اور آخر میں فہرست اس ایڈیشن کی خصوصیات ہیں۔ یہ نسخہ تین جلدوں پر مشتمل ہے۔

فتاویٰ قاضی خان کی تلخیصات و تراجم:......فتاویٰ قاضی خان اپنی اہمیت کے پیش نظر مخدوم رہی ہے اور اہل علم نے مختلف انداز میں اس کتاب کی خدمت کی ہے، ذیل میں ان کا مختصرا تذکرہ پیش ہے۔

تلخیصات:......کتاب کی عظمت اور علمی حلقوں میں شہرت کی بنا پر بعض اہل علم نے اس کتاب کی تلخیص و اختصار کا فریضہ سرانجام دیا ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱)...... مختصر قاضی خان للشيخ محمد ابن مصطفى بن الحاج محمد آفندی. اس کا اصل نام "وهاج الشريعة" ہے۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون میں لکھتے ہیں:

"...... وقد رتّب رجل من علماء الروم مسائله يقال له : محمد، وهو: محمد بن مصطفى بن الحاج محمد آفندي، وأوّله : الحمد لله الذي هدانا لهذا و ما كنّا لنهتدي لولا أن هدانا الله ... الخ، ذكر فيه أنه أشار إليه شيخه المولى محمد ابن شيخ الإسلام محمد الشهير بجوي زاده سنة ٩٩٥ هـ بترتيبه ؛ فرتّبه و سمّاه "وهاج الشريعة".(٢/٤٧٤، رقم:٩٢٠٦)

مؤلف کتاب کے مقدمہ میں وجہ تالیف اور ترتیب ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"...... فانتخبت منه المسائل التي نبّه فيها على ما هو الأصح والأقوى، و عليه الاعتماد والفتوى ، وما ذكره على هذا الوجه في غير بابه و فصلِه نقلتُه إلى محلّه مطابقا لأصله ، تسهيلًا على راغبين في أخذه و وصله ، و ميّزته بأن أقول في ابتدائه: ذكر المصنف رحمه الله ، و في انتهائه: انتهى، وأشرتُ إلى المواضع المنقول عنها. . ."

آخر میں لکھتے ہیں:

"وقع الفراغ عن انتخابه و تنميقه بفضل الله تعالى و حسن توفيقه يوم الجمعة المبارك، الثامن والعشرين من شوال المكرم سنة ١٠٦٩ هـ". (مختصر قاضي خان، ورق: ١، بحواله :شرح الزيادات: ١/ ٩١، مقدمة المحقق)

۱۲۴ صفحات پر مشتمل یہ کتاب مخطوطہ ہے، مکتبہ مراد ملا استنبول میں اس کا نسخہ موجود ہے۔

(۲)......محكمة السلطان مختصر قاضي خان : اس کتاب کے مؤلف علامہ ابواحمد اشرف بن یوسف أینال طرازی ہیں، آپ کا شمار آٹھویں صدی ہجری کے ممتاز علماء میں ہوتا ہے۔ یہ کتاب بھی مخطوطہ صورت میں مکتبۃ الاسد دمشق میں موجود ہے۔ کل صفحات ۳۷۴ ہیں۔ (شرح الزيادات: ١/ ٩١، مقدمة المحقق)

(۳) ...... مختصر قاضي خان :...... اس کے مؤلف مولی یوسف بن جنید الشهير بأخي چلپي التوقاني ہیں۔ (کشف الظنون: ۲/ ۴۷۴، رقم: ۹۲۰۶)

انگلش ترجمہ :......فتاویٰ قاضی خان کا انگریزی ترجمہ Relating to Islamic Law کے نام سے شائع ہوا ہے۔ ترجمہ نگار مولوی محمد یوسف خان بہادر اور مولوی ولایت حسین ہیں، اول الذکر کلکتہ ہائی کورٹ کے وکیل جبکہ ثانی الذکر مدرسۃ العالیہ کے مہتمم ہیں۔ کتاب میں اصل عربی متن کے ساتھ ساتھ انگریزی ترجمہ ہے۔ کتاب بھون نئی دہلی سے یہ کتاب دو جلدوں میں شائع ہوئی ہے، کل صفحات 1400 ہیں۔

☆......☆......☆

کتاب پر علمی و تحقیقی کام کی ضرورت:......یہ بات نہایت باعث تعجب بھی ہے اور قابل افسوس بھی کہ اس قدر اہم اور عظیم الشان کتاب اپنی جلالت شان اور عظمت کے باوجود محققین کی نظروں سے اوجھل ہے اور ہماری دانست کے مطابق فتاویٰ قاضی خان پر اب تک کوئی علمی اور تحقیقی کام نہیں ہوا، ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کتاب کی شایانِ شان انداز میں تحقیق کی جائے اور تحقیق میں درج ذیل امور کا بطور خاص اہتمام کیا جائے:

(۱)......مختلف نسخہ جات کی طرف مراجعت کی جائے۔

(۲)......اگر کسی مسئلہ کا حکم عرف، زمانہ یا ابتلائے عام کی بنا پر بدل گیا ہو، اس کی وضاحت کی جائے۔

(۳)......کتاب میں جن شخصیات، اماکن یا کتب کا تذکرہ ہے، ان کا تعارف کرایا جائے۔

(۴)......جن مراجع و مصادر سے مؤلف نے استفادہ کیا ہے، ان کی طرف مراجعت کر کے صحیح عبارت نقل کی جائے۔

(۵)......قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور آثار کی تخریج کی جائے۔ لعلّ الله يحدث بعد ذلك امرا.

☆......☆......☆